سوال

(158)انشورنش کی جوازکی صورت؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انشورنس کی جوازکی کوئی گنجائش نکل سکتی ہے؟اگر نکل سکتی ہے توکیسے؟۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں جب تک بیمہ کی کوئی ایسی صورت اور طریقہ نہ نکلے جوربو قمار غرروغیرہ قبائح سے خالی اورپاک ہواضطرار کی حالت میں بیمہ کے معاملہ میں جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ یہ معلوم ہے کہ ہندوستان کی غیر مسلم فرقہ پرست جماعتیں اورپارٹیاں مسلم اقلیت کی بیخ کنی بلکہ نسل کشی اوراس کی جائداد واملاک کی تباہی وبربادی کے درپے ہیں اوریہ بھی معلوم ہے کہ حکومت خواہ مرکزی ہویاریاستی عملااس معاملہ میں غفلت وبے پروائی برت رہی ہے اورانتظامیہ جس کے ذمہ تمام باشندگان ملک کے جان ومال عزت وآبروکی حفاظت وصیانت ضروری ہے اورجس کافرض منصبی امن وامان قائم رکھنا اورفتنہ فساد ظلم وزیادتی کے اسباب کاختم کرنا ہرایسے موقع پر صرف یہی نہیں کہ اپنے فرض کی ادائیگی میں غفلت اورپہلوتہی سے کام لیتی ہے بلکہ فسادیوں لٹیروں غنڈوں کی ہمت افزائی کرتی ہے بلکہ اس کے ذمہ دار افراد لوٹ مار قتل وخوں ریزی میں شریک ہوجاتے ہیں پھراس یک طرفہ قتل وغارت اورفساد کے فرد ہونے کے بعدبچےکھچے اکثر مسلمان ہی گرفتاری کاشکار ہوتے ہیں اوران کی کوئی دادرسی نہیں ہوتی اورنہ سرکاری طورپران کوبسانے اورآباد کرنے روزگاسے لگانے کامعقول اورحسب خواہ انتظام ہوتااورمعاشی اوراقتصادی اعتبارسے یہ بچےکھچے مسلمان بالکل تباہ وبرباد ہوجاتے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہے کہ اکثر فسادزدہ مقامات مقامی طورپرتعداداورقوت کے لحاظ سےاتنے کمزوربے بس ہوتے ہیں کہ بلوائیوں کامقابلہ نہیں کرسکتےاورتعددی وعددی فرق وتفاوت کی وجہ سے اس حال میں نہیں ہوتے کہ شرعاان کے ذمہ اپنی مدافعت اوربلوائیوں کامقابلہ متعین ہوان کی جان واملاک عزت وآبرواورمساجد کومحفوظ رکھنے کی کوئی جائزاورقابل عمل صورت نہیں رہتی توجس مقام کے مسلمانوں کی یہ پوزیشن اب یعنی :ان کواپنی جان واملاک اورعزت وآبرو کے محفوظ رکھنے کی کوئی قابل عمل جائزصورت نہ ہووہ ہمارے نزدیک مضطر کے حکم میں ہیں۔ محض ایسے مقام کے مسلمانوں کےلئے حفظ ماتقدم کے طورپر صرف اس مقصد سے آئندہ ان کی جان ومال عزوآبرو محفوظ رہ جائے اپنی زندگیوں اوراملاک کابیمہ کراناجائزہوسکتا ہے مگراپنی جمع کردہ اقساط سے زائد جس قدررقم بھی کمپنی سے وصول کریں اس کواپنی زندگیوں اوراملاک کابیمہ کراناجائزہوسکتا ہے مگراپنی جمع کردہ اقساط سے زائد جس قدررقم بھی کمپنی سے وصول کریں اس کواپنی ذات پریااپنے عزیزواقارب پریاکسی بھی غیر مضطر مسلمان پربالواسطہ یابلاواسطہ خرچ نہ کریں بلکہ اپنے یادوسرے مسلمانون کے ذمہ عائد کردہ ٹیکسوں اورچندوں میں جوغیر شرعی ہوں خواہ حکومت کودے دیں اس خاص حالت وصورت اور مصلحت کے علاوہ سوالنامے میں ذکرکئے ہوئے مصالح میں سے کوئی بھی مصلحت ایسی نہیں ہے کہ جس کے پیش نظر اوراس کی رعایت سے سودی کاروبار کرنے یادولت کمانے کےلئے تمام وسائل وذرائع کسب (اختیار،) کرنے کی گنجائش اوراجازرت

شریعت میں موجود ہو نیز بیمہ کو مذکورہ مصالح کے ساتھ ساتھ اس میں غیر معمولی مفاسد و مضار بھی ہیں اور یہ معلوم ہے کہ دفع مفسدہ و مضرت جلب منفعت پر مقدم ہے۔

سرمایہ محفوظ رکھنے اور اس میں اضافہ کرنے کے لئے یا پسماندگان کی امداد و اعانت یا ناگہانی حادثات اور نقصانات کی تلافی کے لئے ربوا کا کاروبار کرنے یا کوئی بھی حرام کاروبار چلانے کی یا اس میں تعاون کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں ملتی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 348

محدث فتویٰ